



Aghaaz Info Media System (AIMS)

<https://aghaaz.ca>

<https://www.youtube.com/@aghaaz>

<https://www.tiktok.com/@aghaazinfo>

<https://x.com/AghaazInfo> | <https://www.facebook.com/AghaazInfoMedia>

<https://www.instagram.com/aghaazinfomedia/>

<https://www.linkedin.com/company/aghaazmedia/>

ID: 26-26/AIMS

April 26, 2026

فکر و نظر

مذہبی سیاسی قیادت، فرقہ وارانہ بیانیہ، اور جدید جنگی حکمتِ عملی: ایران، طالبان، اور جنوبی ایشیا کے تناظر
میں ایک تنقیدی تحقیقی جائزہ

لطہ نذیر¹، اسرار احمد^{2,3}

1۔ سربراہ، کنیڈین انجمن صحافیان اور ماہرین ابلاغیات، اوٹریو، کنیڈا۔ <https://www.canadianjournalists.ca/>

2۔ مدیر اعلیٰ، رسالہ آغاز، کنسورٹیم پبلشر، کنیڈا۔ <https://consortiumpublisher.ca/>

3۔ سابق بیورو چیف، روزنامہ ایکسپریس، سرگودھا، پنجاب، پاکستان۔

Running title: Political Islam, Sectarian Politics, Iran, Taliban, Proxy Warfare

Keywords: Modern Military Doctrine, Drone Warfare, Religious Leadership

Correspondence: Taha Nazir PhD, Journalist Researcher and Adjunct Professor. Thomson

Reuters - ID N-5730-2015 | ORCID ID - orcid.org/0000-0002-5308-6798 | <https://tahanazir.com>

Conflict of interest: Author accepts all potential conflict of interest.

Funding: The authors received no direct funding.

Ethics approval: No ethical approval needed for this work.

Consent for publication: Author is agreed to publish this article.

مذہبی سیاسی قیادت، فرقہ وارانہ شناخت، اور جدید ریاستی حکمرانی کے درمیان تعلقات آج کے عالمی سیاسی منظر نامے میں ایک اہم تحقیقی موضوع بن چکے ہیں۔ ایران میں 1979ء کے اسلامی انقلاب اور افغانستان میں طالبان حکومت کے قیام کے بعد مذہبی طبقات کے اقتدار کے مختلف ماڈلز سامنے آئے۔ اس تحقیقی جائزے میں مذہبی قیادت، فرقہ وارانہ سیاست، پراکسی پالیسیوں، جدید جنگی حکمت عملی، اور جنوبی ایشیا و مشرق وسطیٰ کے سیاسی بیانیوں کا تنقیدی مطالعہ پیش کیا گیا ہے۔ تحقیق سے واضح ہوتا ہے کہ مذہبی اور نظریاتی حکومتیں اکثر داخلی نظریاتی کنٹرول، سیکورٹی ترجیحات، اور جغرافیائی سیاسی اہداف کو سماجی اصلاحات، معاشی ترقی، اور جامع حکمرانی پر فوقیت دیتی رہی ہیں۔ مزید برآں، جدید جنگی ٹیکنالوجی، ڈرون وارفیئر، انٹیلیجنس سسٹمز، اور ریموٹ کمانڈ اسٹرکچرز نے روایتی جنگی تصورات کو بنیادی طور پر تبدیل کر دیا ہے۔

ویں صدی کے اواخر اور 21 ویں صدی کے آغاز میں مذہبی نظریات پر مبنی سیاسی تحریکوں نے عالمی سیاست پر گہرے اثرات مرتب کیے۔ ایران کا اسلامی انقلاب اور افغانستان میں طالبان کا اقتدار مذہبی سیاسی ماڈلز کی دو اہم مثالیں ہیں۔ دونوں نظاموں نے مذہبی شناخت اور نظریاتی حکمرانی کو ریاستی ڈھانچے کا بنیادی جزو بنایا، تاہم ان کے سیاسی، عسکری، اور سماجی نتائج عالمی سطح پر شدید بحث کا موضوع بنے رہے۔



جنوبی ایشیا اور مشرق وسطیٰ میں مذہبی قیادت کے کردار پر مختلف آراء موجود ہیں۔ بعض حلقے ان نظاموں کو مذہبی شناخت اور مزاحمتی سیاست کی علامت سمجھتے ہیں جبکہ دیگر ناقدین انہیں محدود نظریاتی حکمرانی، فرقہ وارانہ تقسیم، اور پراکسی سیاست سے جوڑتے ہیں۔ اس تحقیقی جائزے کا مقصد ان موضوعات کو جذباتی یا فرقہ وارانہ انداز کے بجائے سیاسیات، بین الاقوامی تعلقات، اور جدید عسکری علوم کے تناظر میں تنقیدی انداز میں سمجھنا ہے۔

تحقیقی مضامین، تھنک ٹینک رپورٹس، عسکری peer-reviewed اس تحقیق میں 2020ء تا 2026ء کے دوران شائع ہونے والے Google Scholar، JSTOR، مطالعات، بین الاقوامی تعلقات کے تحقیقی جرائد، اور معتبر پالیسی دستاویزات کا جائزہ لیا گیا۔ جیسے ذرائع Taylor & Francis اور Brookings Institution، RAND Corporation، CSIS، Oxford Academic، سے مواد حاصل کیا گیا۔ تحقیق میں صرف مستند، علمی، اور جدید حوالہ جات کو شامل کیا گیا جبکہ غیر مصدقہ دعوؤں اور جذباتی سیاسی بیانیوں سے اجتناب کیا گیا۔

ایران کے اسلامی انقلاب کے بعد ایک ایسا ریاستی نظام قائم ہوا جس میں مذہبی قیادت کو مرکزی حیثیت حاصل رہی۔ ایران نے داخلی نظریاتی کنٹرول کے ساتھ خطے میں پراکسی نیٹ ورکس، علاقائی اثر و رسوخ، اور اسٹریٹجک مزاحمتی پالیسیوں پر خاص توجہ دی۔ اسی طرح طالبان حکومت نے افغانستان میں مذہبی تشخص اور سخت نظریاتی نظم کو حکومتی ڈھانچے کی بنیاد بنایا۔ دونوں ماڈلز کے ناقدین کا موقف ہے کہ سماجی ترقی، سائنسی جدت، خواتین کی شمولیت، اور جامع سیاسی ادارہ سازی کو اکثر سیکورٹی یا نظریاتی ترجیحات کے تحت محدود کیا گیا۔

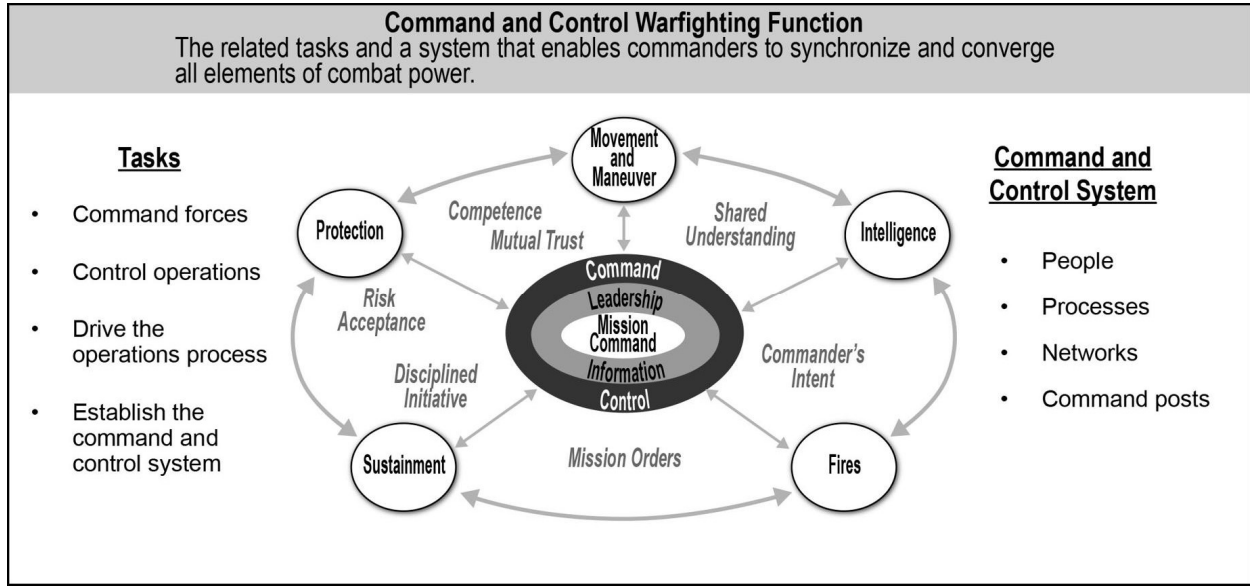
تاہم جدید سیاسیات کے ماہرین یہ بھی نشاندہی کرتے ہیں کہ ایران اور طالبان کے سیاسی ماڈلز کو صرف مذہبی زاویے سے نہیں بلکہ جغرافیائی سیاست، بیرونی مداخلت، معاشی پابندیوں، اور علاقائی طاقت کے توازن کے تناظر میں بھی سمجھنا ضروری ہے۔ ایران مسلسل اقتصادی پابندیوں، سیکورٹی خدشات، اور خطے میں اسرائیل و امریکہ کے ساتھ کشیدگی کا سامنا کرتا رہا ہے، جبکہ افغانستان دہائیوں پر محیط جنگ، بیرونی مداخلت، اور ریاستی عدم استحکام سے متاثر رہا۔

ایران اور طالبان حکومت کا تقابلی تجزیہ: حکومتی ماڈلز، نظریاتی بنیادوں، اور تزویراتی و سماجی پالیسیوں کا جائزہ۔

طالبان حکومت	ایران	پہلو
مذہبی امارت	مذہبی جمہوریہ	حکومتی ماڈل
دیوبندی / طالبانی فکر	شیعہ سیاسی ولایت	نظریاتی بنیاد
داخلی سیکورٹی و سرحدی کنٹرول	پراکسی نیٹ ورکس	علاقائی حکمت عملی
محدود بین الاقوامی قبولیت	پابندیاں اور سفارتی کشیدگی	بین الاقوامی تعلقات

طالبان حکومت	ایران	پہلو
سخت مذہبی نظم	نظریاتی نگرانی	سماجی پالیسی

جدید جنگی حکمت عملی میں بھی گزشتہ دو دہائیوں کے دوران نمایاں تبدیلیاں آئی ہیں۔ ڈرون وارفیئر، سائبر انٹیلیجنس، سیٹلائٹ نگرانی، اور سپر سونکشن اسٹریٹجی نے روایتی عسکری تصورات کو بدل دیا ہے۔ آج کی جدید جنگوں میں سینئر عسکری قیادت کو براہ راست میدان جنگ سے دور رکھا جاتا ہے تاکہ کمانڈ اینڈ کنٹرول سسٹم محفوظ رہ سکے۔ امریکہ، روس، چین، اور نیٹو ممالک کی جدید عسکری ڈاکٹر ان اسی اصول پر مبنی ہے۔



اس تناظر میں ایران، اسرائیل، اور مشرق وسطیٰ کے حالیہ تنازعات میں ہدفی حملوں، انٹیلیجنس ناکامیوں، اور پراکسی تنازعات نے عسکری مباحث کو مزید پیچیدہ بنا دیا ہے۔ بعض مذہبی یا سیاسی بیانیے ایسے واقعات کو روایتی "شہادت" یا "بہادری" کے تناظر میں پیش کرتے ہیں، جبکہ جدید عسکری تجزیہ انہیں انٹیلیجنس، سیکورٹی، اور اسٹریٹجک پلاننگ کے زاویے سے دیکھتا ہے۔



پاکستانی سماج میں بھی مذہبی قیادت، فرقہ وارانہ شناخت، اور علاقائی سیاست کا گہرا اثر موجود ہے۔ مختلف مذہبی گروہ اپنے اپنے نظریاتی یا علاقائی اتحادیوں کے حق میں بیانیے تشکیل دیتے ہیں۔ بعض حلقے ایران یا طالبان کی پالیسیوں کو مزاحمتی ماڈل کے طور پر پیش کرتے ہیں جبکہ دیگر ناقدین انہیں فرقہ وارانہ یا محدود نظریاتی حکمرانی قرار دیتے ہیں۔ جدید میڈیا، سوشل میڈیا، اور یوٹیوب پلیٹ فارمز نے ان مباحث کو مزید شدت دی ہے۔

تحقیقات سے یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ جدید ریاستی استحکام صرف نظریاتی یا عسکری طاقت سے ممکن نہیں بلکہ اس کے لیے معاشی ترقی، تعلیمی اصلاحات، ادارہ جاتی شفافیت، سائنسی تحقیق، اور جامع سماجی پالیسیوں کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ جو ریاستیں صرف نظریاتی یا سیکورٹی ڈھانچوں پر انحصار کرتی ہیں، انہیں اکثر داخلی اور خارجی چیلنجز کا سامنا رہتا ہے۔

نتیجہ

ایران، طالبان، اور جنوبی ایشیا کے مذہبی سیاسی ماڈلز جدید عالمی سیاست، فرقہ وارانہ بیانیوں، اور جغرافیائی طاقت کے توازن کا ایک پیچیدہ امتزاج پیش کرتے ہیں۔ جدید تحقیق سے ظاہر ہوتا ہے کہ مذہبی نظریاتی حکمرانی اکثر سیکورٹی، نظریاتی کنٹرول، اور علاقائی اثر و رسوخ کو ترجیح دیتی ہے، جبکہ پائیدار ریاستی ترقی کے لیے جامع سیاسی ادارے، سائنسی ترقی، اور سماجی شمولیت بھی ناگزیر ہیں۔ اسی

طرح جدید جنگی حکمتِ عملی نے روایتی عسکری تصورات کو تبدیل کر دیا ہے، جہاں ٹیکنالوجی، انٹیلیجنس، اور ریہوٹ وارفیئر مرکزی حیثیت اختیار کر چکے ہیں۔

سفارشات

مذہبی اور سیاسی قیادت کے کردار پر علمی اور غیر جانبدارانہ مباحث کو فروغ دیا جانا چاہیے تاکہ فرقہ وارانہ جذباتیت کے بجائے تنقیدی اور تحقیقی شعور پیدا ہو۔ جنوبی ایشیا اور مشرق وسطیٰ میں تعلیمی اداروں، تھنک ٹینکس، اور میڈیا پلیٹ فارمز کو چاہیے کہ وہ جدید عسکری علوم، جغرافیائی سیاست، اور ریاستی حکمرانی پر معروضی تحقیق کو فروغ دیں۔ اسی طرح مذہبی و سیاسی بیانیوں میں نفرت انگیزی اور فرقہ وارانہ تقسیم کے بجائے قومی مفاد، ادارہ جاتی استحکام، اور سماجی ہم آہنگی کو ترجیح دی جانی چاہیے۔

مستقبل کے مجوزہ تحقیقی موضوعات

مستقبل میں مذہبی سیاسی تحریکوں اور جدید ریاستی نظم کے تقابلی مطالعے پر مزید تحقیق کی جاسکتی ہے۔ ایران اور طالبان کے حکومتی ماڈلز کے معاشی، سماجی، اور تعلیمی اثرات کا طویل المدتی تجزیہ بھی اہم ہوگا۔ مزید برآں، ڈرون وارفیئر، مصنوعی ذہانت، اور سائبر انٹیلیجنس کے مذہبی یا نظریاتی تنازعات پر اثرات مستقبل کے اہم تحقیقی موضوعات میں شامل ہو سکتے ہیں۔ جنوبی ایشیا میں فرقہ وارانہ بیانیوں اور ڈیجیٹل میڈیا کے تعلق پر بین العلومی تحقیق بھی نئی بصیرت فراہم کر سکتی ہے۔

Reference:

- Brookings Institution. (2024). *Iran's regional strategy and proxy networks*. <https://www.brookings.edu/>
- RAND Corporation. (2023). *The Taliban's governance challenges in Afghanistan*. <https://www.rand.org/>
- International Crisis Group. (2025). *Iran, Israel, and regional escalation dynamics*. <https://www.crisisgroup.org/>
- CSIS. (2024). *Drone warfare and the future of military command systems*. <https://www.csis.org/>
- Oxford Academic. (2023). *Political Islam and state governance in the Middle East*. <https://academic.oup.com/>
- Fair, C. C. (2021). Religious politics and militancy in South Asia. *Journal of Strategic Studies*, 44(5), 711–734. <https://doi.org/10.1080/01402390.2020.1817985>
- International Institute for Strategic Studies (IISS). (2025). *Military Balance 2025*. <https://www.iiss.org/>

- Ahmed, Z. (2022). Sectarian narratives and political mobilization in Pakistan. *Asian Survey*, 62(3), 488–509.
<https://doi.org/10.1525/as.2022.62.3.488>
- NATO Defense College. (2024). *Modern command and control in high-tech warfare*.
<https://www.ndc.nato.int/>
- United States Institute of Peace. (2023). *Afghanistan after the Taliban takeover*.
<https://www.usip.org/>
- SIPRI. (2025). *Emerging technologies and changing military doctrines*.
<https://www.sipri.org/>
- Khomeinism and political authority in Iran. (2021). *Middle East Policy Journal*, 28(4), 95–113.
<https://mepc.org/>
- Contemporary South Asia. (2024). Sectarian discourse and media polarization in Pakistan.
<https://www.tandfonline.com/journals/ccsa20>
- Harvard Kennedy School. (2023). *Technology, warfare, and strategic leadership in the 21st century*.
<https://www.hks.harvard.edu/>
- Al Jazeera Centre for Studies. (2025). *Regional conflicts and proxy warfare in the Middle East*.
<https://studies.aljazeera.net/en>
-



ادارتی بیان (Editorial Statement)

یہ ایک تحقیقی نوعیت کا مسودہ ہے جو سائنسی انداز میں مرتب اور منظم کیا گیا ہے۔ موجودہ اور مستند معلومات تک رسائی کے لیے جدید اے آئی ٹی معاون ٹولز استعمال کیے گئے ہیں۔ ڈیجیٹل آرکائیوز، کتابیات کے ذخائر، آن لائن لائبریریاں، تحقیقی مضامین، علمی مخزن اور دائرۃ المعارف بھی اس تحقیق میں بطور ذریعہ استعمال ہوئے ہیں۔

پری پرنٹ نوٹس (Preprint Notice)

یہ مسودہ علمی گفتگو کے فروغ کے لیے زینودو، ایس ایس آر این اور ریسرچ اسکوائر جیسے پلیٹ فارمز پر بطور اشتاتی معائنہ کاری پری پرنٹ شیئر کیا گیا ہے۔ مواد تحقیق پر مبنی ہے اور رعوامی سطح پر دستیاب و قابل تصدیق ذرائع سے ترتیب دیا گیا ہے۔ قارئین سے گزارش ہے کہ اس مسودے کو ابتدائی نوعیت کا سمجھیں، جو ضرورت کے مطابق نظر ثانی کے عمل سے گزر سکتا ہے۔

پری پرنٹ نوٹس (Disclaimer)

یہ اشتاتی جانکاری کچھ نہ مقالہ عمومی علمی مباحثے کے لیے شیئر کیا جا رہا ہے۔ تحریر کی وضاحت اور تدوین میں اے آئی ٹی ٹولز سے معاونت حاصل کی گئی ہے۔ قارئین کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ معلومات کا خود بھی جائزہ لیں اور آزادانہ طور پر تصدیق کریں۔ آپ اپنی رائے کا اظہار کر سکتے ہیں۔





© 2025 Aghaaz Info Media System (AIMS). This publication is released under the Creative Commons Attribution (CC BY 4.0) license. You are permitted to: Share: Copy and redistribute the material in any medium or format. Adapt: Remix, transform, and build upon the material for any purpose, including commercial use. These freedoms cannot be revoked if the licensing terms are followed.
License Terms: Attribution: You must provide appropriate credit to *Aghaaz Info Media System (AIMS)*, include a link to the CC BY 4.0 license, and indicate if any changes were made. Attribution must be given in a reasonable manner that does not imply endorsement by AIMS. No Additional Restrictions: You may not apply legal terms or technological measures that restrict others from exercising the permissions granted by this license.

For full license details, please refer to the Creative Commons Attribution 4.0 International License (CC BY 4.0).
